95028 ـ بےپرواہ اور بد دماغ خاوند كے منع كرنے كے باوجود بيوى كا نفلى روزہ ركھنا

سوال

ميں ہر قسم كے وسائل مثلا نماز، روزہ اور نوافل، اور رات كے آخرى حصہ ميں تہجد كى ادائيگى، اور ہر جمعرات اور سوموار كو روزہ وغيرہ كے ساتھ اللہ كا قرب حاصل كرنے كى كوشش كرتى ہوں، ليكن مجھے يہ علم ہوا ہے كہ عورت رمضان كے روزوں كے علاوہ كوئى روزہ خاوند كى اجازت كے بغير نہيں ركھ سكتى، اور كئى ايك اسباب كى بنا پر ميں ايسا نہيں كرتى:
پہلا سبب يہ ہے كہ: سوال نمبر (1859) كے جواب ميں جو كچھ بيان ہوا ہے وہ سب ميرے خاوند پر فٹ ہوتا ہے، اور پھر وہ ميرے ساتھ مباشرت بھى نہيں كرتا چاہے ميں نے روزہ ركھا ہو يا نہ ركھا ہو، وہ ميرے بستر پر آنے سے ہى انكار كر ديتا ہے، اور دليل يہ ديتا ہے كہ جب ميں نماز فجر كے وقت اٹھتى ہوں تو اس كے آرام ميں خلل پڑتا ہے، جس كى بنا پر ميں دوسرے كمرے ميں سوتى ہوں، تا كہ فجر اور قيام الليل كا اجروثواب ضائع نہ ہو.
اور جب ميں روزہ ركھنے كى اجازت مانگتى ہوں تو وہ مجھے اجازت دينے سے انكار كر ديتا ہے، جس كى بنا ميں اس كے علم ميں لانے كے ليے اسے كہتى ہوں كہ كل روزہ ركھونگى، اور اجازت نہيں ليتى، تو كيا ميرے سارے روزے باطل ہيں، ـ يہ علم ميں رہے كہ ميں دو برس سے اس حالت كا شكار ہوں ـ ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل تو يہى ہے كہ اگر خاوند گھر ميں ہو تو بيوى نفلى روزہ اجازت كے بغير نہيں ركھ سكتى.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كسى بھى عورت كے ليے جائز نہيں كہ ا سكا خاوند موجود ہو اور وہ اس كى اجازت كے بغير روزہ ركھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5159) صحيح مسلم حديث نمبر (1026).

يہ چيز تو بيوى پر خاوند كے حق كى عظمت كى بنا پر مشروع كى گئى ہے، اور خاوند كے ليے افضل يہى ہے كہ وہ بيوى كو روزہ ركھنے كى اجازت دے دے؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں بيوى كے نيكى و اطاعت كے كام ميں معاونت ہوگى، اور خاوند كو بھى ا سكا اجروثواب حاصل ہوگا، اور اگر خاوند كو دن كے وقت بيوى كے پاس جانے كى حاجت نہ ہو

تو اس حالت میں بیوی کو روزہ نہ رکھنے دینا مکروہ ہے.

شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مجھے بیوی کو نفلی روزے مثلا شوال کے چھ روزے رکھنے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے ؟

اور اگر میں منع کروں تو کیا مجھے ا سکا گناہ ہو گا ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی سے مباشرت کی ضرورت کے پیش نظر بیوی کے لیے اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے؛ تو اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو خاوند کو بیوی سے ہم بستری کی ضرورت ہونے کی شکل میں بیوی کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اور اگر خاوند کو بیوی سے مباشرت کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو خاوند کے لیے بیوی کو روزہ رکھنے سے منع کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر روزہ رکھنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہو، یا پھر بچے کی تربیت میں خلل پیدا کرے یا بچے کو دودھ پلانے میں نقصاندہ ہو تو پھر وہ منع کر سکتا ہے، چاہے وہ شوال کے روزے ہوں یا دوسرے نفلی روزے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 167).

اور اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو اس کے فعل کی حرمت کے ساتھ روزہ صحیح ہو گا.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے "

اور اس لیے بھی کہ خاوند کا حق فرض ہے، تو کسی نفل کے لیے فرض ترک کرنا جائز نہیں.

اور اگر عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو جمہور علماء کے ہاں حرمت کے ساتھ ا سکا روزہ صحیح ہوگا، اور احناف کے ہاں کراہت تحریمی ہے، لیکن شافعی حضرات نے حرمت کو خاص کیا ہے کہ تکرار ہو تو حرام ہے، لیکن جس میں تکرار نہ ہو مثلا یوم عرفہ یا عاشوراء، یا شوال کے چھ روزے یہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھ سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو پھر نہیں.

اور اگر خاوند غائب ہو تو پھر اجازت كى ضرورت نہيں، اس كى دليل حديث كا مفہوم اور نہى كا ختم ہونا ہے " انتہى.

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (28 / 99).

دوم:

اور اس صورت ميں كہ خاوند نے بيوى كو چھوڑ ركھا ہو، اور اس سے ازدواجى تعلقات قائم نہ كرتا ہو، اور معاشرت كے حقوق كى ادائيگى نہ كر رہا ہو، اور بيوى كو صرف بيوى پر تسلط قائم ركھنے كے ليے روزہ ركھنے كى اجازت نہ دے، تو پھر خاوند كو اجازت كا كوئى حق نہيں رہتا، بلكہ بيوى خاوند كى اجازت كے بغير ہى روزہ ركھ سكتى ہے، چاہے اجازت نہ بھى لے اور خاوند كى موافقت اور عدم موافقت دونوں برابر ہونگى.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ " بلوغ المرام كى شرح " (مخطوطہ) ميں كہتے ہيں:

" خاوند حاضر ہو تو بيوى كے ليے اجازت كے بغير روزہ ركھنا حلال نہيں، اس ميں حكمت يہ ہے كہ ہو سكتا خاوند كو بيوى سے مباشرت كى ضرورت ہو، اور بيوى كا روزہ خراب كرنا پڑے، اور يہ اس كے حق كو پورا كرنا ہے.

اور كيا يہ اس كے ساتھ مقيد ہے كہ اگر جب خاوند بيوى كے حقوق كى ادائيگى نہ كرے، تو كيا بيوى اجازت كے بغير روزہ ركھ سكتى ہے ؟

جى ہاں؛ كيونكہ عدل يہى ہے كہ جب خاوند بيوى كے حقوق كى ادائيگى نہ كر رہا ہو، تو بيوى بھى اس كے حق ادا نہ كرے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

تو جو كوئى بھى تم پر زيادتى كرے تو تم بھى اس پر اتنى ہى زيادتى كرو جتنى تم پر ہوئى ہے البقرة (194). انتہى

يہاں ہم سوال كرنے والى بہن كو ايك چيز پر متنبہ كرتے ہيں كہ: اگر ا سكا خاوند نماز ادا نہيں كرتا تو اس كے ليے خاوند كے ساتھ باقى رہنا حلال نہيں؛ كيونكہ وہ نماز چھوڑنے كى وجہ سے مرتد ہو چكا ہے.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (33007) اور (4131) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اور اگر وہ كبيرہ گناہوں كا مرتكب ہے، تو پھر آپ كے ليے ـ اگر اسے وعظ و نصيحت كوئى فائدہ نہيں ديتى، اور آپ صبر نہيں كر سكتيں ـ افضل يہى ہے كہ آپ اس سے عليحدہ ہو جائيں.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (47335) كے جواب كا مطالعہ كريں، اس ميں شادى شدہ عورت كے ليے معصيت و نافرمانى كرنے والے كو وعظ و نصيحت كرنے كا حكم بيان كيا گيا ہے.

والله اعلم .